ریڈیو تقریر

عمر فاروق عبداللہ

ذیل میں ہم ایک امریکی نومسلم بھائی عمر فاروق عبداللہ کی ایک ریڈیو تقریر شائع کر رہے ہیں جو انہوں نے گذشتہ ماہ ونیکور (کینیڈا) کے ریڈیو اسٹیشن سے اردو پروگرام میں نشر کی۔ عمر فاروق عبداللہ یونیورسٹی آف شکاگو میں علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور ان کا خاص موضوع اصول فقہ ہے۔ ان کی تقریر میں ایک سچے مسلمان کا جو جذبہ اور جوش ہے۔ وہ ہم سب کے لئے مثالی نوعیت کا حامل ہے۔ سب سے دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ ہے کہ عمر فاروق نے خود اپنے مطالعہ سے اور اپنی روحانی جدوجہد کی بنیاد پر وہ راستہ اختیار کیا جس پر چلنے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت کے نور سے نوازا۔ اسلام کی حقانیت اور اس کے ابدی اور عالم گیر پیغام کی سچائی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے —— ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تقریر انہوں نے خود اردو میں لکھی ہے۔ اسلام اور اسلامی علوم سے ان کی محبت اور دلچسپی کا ثبوت یہ بھی ہے کہ انہوں نے پانچ سال کی قلیل مدت میں نہ صرف یہ کہ عربی زبان پر عبور حاصل کیا۔ اور قرآن وحدیث اور قدیم مسلمان مفکرین کی تصانیف سے استفادہ کیا بلکہ اب بڑی تیزی سے یونیورسٹی آف شکاگو کے ساؤتھ ایشیا ڈیپارٹمنٹ میں اردو بھی سیکھ رہے ہیں۔ عمر عبداللہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ سعودی عرب، مصر اور نائیجیریا جا چکے ہیں اور اپنی ڈاکٹریٹ مکمل کرنے کے بعد پاکستان آنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ وہ شادی شدہ ہیں اور ایک پیاری سی بچی "ایمان" کے باپ ہیں ——۔

"مدیر"

میں ۱۹۷۰ء میں مسلمان ہوا۔ اس سے پہلے میں کورنیل یونیورسٹی میں انگریزی ادب کا طالب علم تھا، کالج کے ابتدائی سالوں میں میں تاریخ کا بھی طالب علم رہا۔ مجھے عیسائیت کی ابتدائی تاریخ سے بے حد دلچسپی تھی خصوصاً آریاؤں وغیرہ کے بارے میں جن کے ہاں وحدانیت یعنی ایک خدا کا تصور تھا۔ چنانچہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ عیسائیت میں تین خدا کا تصور حضرت عیسیٰؑ کا دیا ہوا نہیں ہے۔

میرے والد خود ایک معلم رہے ہیں، انہوں نے BIO-CHEMISTRY (حیاتی کیمیا) اور علم الحیوانات میں ڈاکٹریٹ کی تھی۔ وہ خدا کے وجود کو مانتے ہیں اور تین خدا کے تصور کے خلاف تلقین

کرتے رہے ہیں۔

فلسفہ اور ادب کے مطالعہ نے میرے خیالات میں گہرائی اور گیرائی پیدا کی، اس دوران میں مجھے SPINOZA اور LEIBNITZ کو پڑھنے کا موقع ملا۔ ان دونوں کے پاس توحید کا جو تصور تھا اس نے مجھے متوجہ کیا۔ انگریزی ادب میں میں JOHN MILTON سے کافی متاثر رہا۔ ملٹن کو میں انگریزی کا بہت بڑا شاعر تسلیم کرتا ہوں۔ اس کی آخری شاعری میں توحید کا واضح رجحان ملتا ہے۔ اس کی شاعری میں جنت کا خوشگوار اور دوزخ کا بھیانک تصور پوری طرح اجاگر ہوا ہے۔ ملٹن نے نہ صرف اس ایمان کا اظہار کیا کہ خدا ایک ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ جنت میں داخلے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کا اثیر واد ضروری نہیں۔

اس نے لاطینی، یونانی اور عبرانی ادب کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ POLYGAMY یعنی ایک سے زیادہ شادیاں کرنا بائبل کے پیغمبروں کے طریقے کے عین مطابق ہے۔

ان کے مطالعہ کے بعد مشہور سیاسی لیڈر میلکم ایکس (MALCOM X) کی سوانح عمری نے میرے ذہن پر خوشگوار اثرات مرتب کئے، وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اور اس کا مسلم نام الحاج مالک تھا۔ بعد میں اسے قتل کر دیا گیا۔ اس نے اس خیال کا اظہار کیا کہ توحید یعنی وحدانیت کو اپنانے ہی میں امریکہ کی فلاح اور بھلائی ہے، اور اسی طرح امریکہ کو نسلی امتیازات اور دوسری سماجی برائیوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت تک مجھے اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ بلکہ سچ کہئے تو اسلام کے بارے میں غلط تصورات تھے کہ یہ ایک سے زیادہ خداؤں کو ماننے والی بات ہے۔ اس کے بعد جب میں نے مطالعہ کیا تو یہ اندیشے بے بنیاد ثابت ہوئے۔ اور میں یہ جان کر متعجب ہوا کہ یہ تو حضرت ابراہیمؑ کا مذہب ہے۔ اور اسلام صرف عربوں کا نہیں بلکہ پاکستان، ہندوستان، انڈونیشیا اور یوگوسلاویہ اور کئی دوسرے ممالک کے لوگوں کا مذہب ہے۔

میں نے قرآن پاک کے ایک انگریزی ترجمہ کا مطالعہ کیا جو غنیمت تھا۔ اور جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بھی درج تھے، مجھے یقین کرنا پڑا کہ بیشک آپ پیغمبر اور رسول ہیں، کیونکہ بائبل میں پیغمبروں کی جو خصوصیات درج تھیں ان پر آپ پورا اترتے تھے۔ اتفاق سے وہ ایک جمعہ تھا جس دن کہ میں ایمان لایا اور مسلمان ہوا ـــ ہاں میں بغیر کسی مسلم کی مدد کے اور دعوت کے مسلمان ہوا۔ صرف اور صرف اپنے ذاتی مطالعہ کی وجہ سے۔

مسلمان ہونے کے بعد MSA[1] سے اور دوسرے مسلمانوں سے میری جان پہچان ہوئی MSA کے

---

[1] مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن آف نارتھ امریکہ (MSA)

سالانہ کنونشن میں شرکت کرنے کے بعد مجھے اسلام کی حقیقی روح کا اندازہ ہوا جہاں مختلف ممالک کے اور مختلف زبانیں بولنے والے مسلمانوں کو ایک ساتھ دیکھنے اور ساتھ رہنے کا موقع ملا۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو مسلمان خاندانوں میں پیدا ہوئے اور مسلم نام رکھتے ہیں وہ اسلام کی صحیح نمائندگی نہیں کرتے مجھے بہت جلد احساس ہوگیا کہ جب مسلمان اسلام پر قائم ہے تو وہ بہت ہی نیک سیرت اور اعلیٰ ہے، اور اگر اسلام پر قائم نہیں تو وہ حقیر ترین اور انتہائی پست ہو سکتا ہے۔

قومیت کے بارے میں صحیح بات تو یہ ہے کہ قومیت چاہے وہ ہندوستانی ہو یا پاکستانی، عربی ہو یا امریکی، چینی ہو یا برطانوی ہمیشہ اپنے طور پر ایک غیر منصفانہ بات ہے — کسی انسان کو یہ آزادی نہیں کہ وہ اپنے طور پر کسی شہریت کو اختیار کرے۔ جو شخص جہاں پیدا ہوتا ہے۔ وہ وہیں کا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر میں امریکہ میں پیدا ہوا ہوں، میں پاکستانی یا ہندوستانی نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں مسلمان ہو سکتا ہوں جس کا مجھے اختیار ہے، جب کہ قومیت کا نہیں۔

آرنلڈ ٹائن بی مشہور مؤرخ نے کہا ہے کہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی لعنت قومیت ہے۔ اُس نے کہا کہ اس وقت دنیا کے ممالک معاشی طور پر ایک دوسرے کے پابند ہیں، قومیت ایک بیماری ہے غلط اصولوں پر، یہ ایک قوم کو دوسری قوم سے لڑا کر رکھ دیتی ہے۔ اسلام کی بنیاد قومیت پر نہیں بلکہ سچائی اور عقیدے پر ہے۔ قومیت دراصل یہودیوں کا طریقہ ہے۔ عموماً ایک یہودی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہودی گھرانے میں پیدا ہو۔ ظاہر ہے کہ میں اب ایک یہودی خاندان میں پیدا نہیں ہو سکتا، لیکن مسلمان ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی نسل سے ہو، کسی بھی ملک سے ہو، کسی زبان سے ہو، اگر آپ سچائی پر ایمان لاتے ہوں تو مسلمان ہو سکتے ہیں۔ آپ کو آزادی ہے، اور یہی انصاف ہے۔

آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اچھا مسلم بننا چاہئے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كيف يهدى الله قوماً كفروا بعد ايمانهم وشهدوا ان الرسول حق

وجاءهم البينات والله لا يهدى القوم الظالمين۔

اولئك جزاءهم ان عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين - آل عمران

خدا ان لوگوں کو کیسے ہدایت کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے، جنہوں نے رسولؐ کے سچے ہونے کا اقرار کیا اور جن کے پاس خدا کی واضح دلیلیں پہنچ چکی ہیں۔ خدا ایسے نامعقول اور بے ڈھنگے لوگوں کی

باقی صفحہ ۴۸ پر